جلد ۱۴ — نمبر ۱۹

مضامین

۱۰ مئی ۱۹۲۹ء

بیان ولاحت ... کے چپہ چپہ میں
خارج ہو رہا ہے ... دیکھیے کہ تاریخ
پرانی ... تھا جس کی ... ہو گئے

متعلق آرا بیگم بنام امان اللہ خان

سقو خان صاحب! اخباری کالمون میں تمھارا بیان جو ہم نے دیکھا بس کیا کہوں کیا حال ہوا۔ پائیں تمھارے ایسی متعلق تمھاری ... متعلق کی ... شکل ... کا نتیجہ ہے جس آسمان سے کال ... زمین سے ... گی ... اب میں بھی کہ اسی متعلق تمھارا ... کی صورت میں ... ہوا۔ ... کے بعد تمھارے متعلق مضمون ... کا طومار ختم ہو جائیگا۔ اور پھر ... ہے تمھارا نام اخباری کالمون میں عام خبروں کے ساتھ لیا جائیگا۔ ان خبروں میں کوئی اہمیت نہ ہوگی شلاً ... فلاں تاریخ ... ہوا۔ ... کی ... ہے کہ ... بازار کی بہو ... رکھا رہی ہے۔ شہریار مغرور معزول ... مگر معلوم ہوتا ہے کہ زبان ... میں ... ہے۔ پھر ... مشہور ... فلاں کا ... جاتا ہے۔ بس تمھارے بارے میں چند دن ہی یہ آخری ... کا ... مقطع کا شعر ... اخباری کالمون کی ... بیٹھی ... اور ... مگر پھر دل نے کہا کہ متعلق پر تمھارے بیان کا برا اثر پڑیگا اور تمھاری غلط متعلق یا متعلق غلطی ممکن ہے کہ رواج پا جائے۔ تمھارا قول ...

میری فوجوں کو کہیں بھی شکست نہیں
ہوئی فوج کی حالت سخت تھی مگر
فوج نے پیچھے قدم نہیں اٹھایا۔

تم یہ کہتے ہو اور تمھارے ساتھی یہ کہتے ہیں کہ ... پر غالب ہوا۔ قدم پیچھے نہ ہٹانے کا عظیم الشان ... فرار ... تو ... ہے ... کی ... کے بعد ... بھاگ ... دونوں حالتوں میں ... بات ... والوں کا نام ... کی فہرست میں ... تمھیں کوئی ... حاصل نہیں ہوگا۔ ... تم ... اگلے ... میں جو سرداران ... مصیبت میں ... بھاگ گیا ... پر ... نظر ... کرتا تھا۔ ... کا ذکر نہیں ... خود ... بیت میں۔ اور ... سے ... کا ... سے کسی ... کے پیچھے ... ہے۔ ... تمھیں ... جاتی ... کی ... دماغ ... میں۔

"واہ ... کیا خوب ... کہا۔ ... کے ... ایک ... جان ... ہے۔ اے حضور ... کے ... میں ... نہیں ... ایسے ... اچھے اچھے ... گئے ہیں ... کیا ... کسی ... جان ... کا مقصد ... کی جان ... آخر ... گردن ... دکھائی ... جائیں۔"

تم کہتے ہو کہ:-

"میرا مقصد یہ تھا کہ ... کا ... دیں ... میں جنگ ... کرتا تھا ... ہوگیا۔"

دیکھو ... یہ متعلق ... جب ... میں ...

... کا اچھا ... اگر ... کی ... بے ... اگر تم ... خرافات ... کے ... تمھیں ... خونریزی کا گلا تم پر نہیں تمھارے دشمنوں کی گردن پر ... گئے ... میں۔ تمھیں اپنا حق ... تھا ... کے ... جانے ... تم ... اور ... نہیں کہ ... قانون ... سے ... بغاوت ... اپنے ... میں ... جہاں ... کرنے کا محل تھا ... کا نکالنا چاہا ... تھا کہ ... کو ... سے جبراً ... کر دیتے ... جائیگا ... کیا۔ ... سے ... میں ... کر دیا۔ ... تمھیں پشیمان ہوگیا ...

جس ... کاش ... باشی
... خویش ... باشی

... کے ... شائع کرنے ... اور ... میں رکھتے جب تک تمھارا جاری ... قانون کی حیثیت ... باہر نکلتے ہی تمھارا خالف ... تھا ... خوب ... ہوا۔ اور ... کی ... فوج ... ہوگئے بے قابو اور ... کیا اور تمھیں قندھار کی طرف بھاگ جانے دیا۔

تمھارا بیان ہے کہ:-

"... کو ... تھا کہ ... کی ... برابر جاری رہی ... بغاوت کی آگ تمام ملک میں پھیل گئی ... کی ..."

خالص نیپالی مشک - عنبر - سلاجیت - مروارید - زعفران - زہر مہرہ - ساہو کشن پرشاد تیج بہادر نیپالی مشک مرچنٹ پھول والی گلی چوک لکھنؤ سے طلب کیجئے

جو صاحب نیپالی مشک، عطر یا عطر دانوں کے دس روپیہ کے ... حافظ مسیتا محمد رفیع ... باغ لکھنؤ ... ان کو ... عمدہ عطر مفت روانہ ہوگا۔

ہوا اور میری مخالفت فرض میں قرار
دی گئی۔ میری نصیحتیں رائیگاں ہوئیں
واقعہ یہ ہے کہ جب تمام ملک تمہارا مخالف ہو گیا
تو از خود دل کر لکھا کہ ملک چھوڑ دینا ضروری تھا
چنانچہ میری خلاف عقل تھی۔ میں تمہارا ہوا خواہ
کی داد دیتا ہوں۔ مگر تمہارے ہوا خواہ
اخبار نویس کہتے ہیں کہ "تمام ملک اعلیٰحضرت
شہریار غازی کے قدموں پر
جان نثار کرنے پر تیار ہے"
خدا جانے وہ جھوٹے ہیں
کہ تم۔ شنواریوں کی بغاوت
اور اس آگ کی لپک تھی جو
سارے ملک کے دماغ میں
سلگ رہی تھی۔ مگر مجھے
اس میں شک ہے کہ تمہارے
نکلنے میں کوئی تمام بیچ کے
قابل فوج بھی تھی افغانستان
کی فوج ضرورت کے وقت
"چیل جھپٹا" کہنے پر جمع
ہو جاتی ہے یہی بڑا دستور
تھا اور یہی اب بھی ہے۔
زبردست افغانی قبائل میں
تمہارا ساتھ ہزارہ والے
قزلباشوں نے دیا مگر سرکا
چنا جانا نہیں چھوڑتا۔ اب
بتاؤ کہ جب فوج ہی نہ تھی
تو حکم کسے دیا۔
تم اقرار کرتے ہو کہ۔
"میرے تمام نصائح اور عام اعلانات
معانی بے اثر ثابت ہوئے"
پیروں اور مذہبی پیشواؤں کا مرتبہ چھین حاصل
نہ تھا پھر نصیحت کا اثر کیا ہوتا۔ یہ پیر پرستی اور
منطق کے خلاف ہے۔ جو بات تمہارے نزدیک
داخل گناہ تھی وہی دوسروں کی دانست میں
عین ثواب۔ گناہ معاف کیا جا سکتا ہے ثواب

کی صفائی تمہاری حقیقت ہے۔ مگر عشق نے
لے جب ہاتھ تخت پر قبضہ کر لیا اسی وقت تمہیں
اپنا گناہ محسوس ہوا اور تمنے بعد از وقت یہ
اعلان کیا کہ جواب ایسی غلطی ہو گی میں
تمام جدید قوانین سے دست بردار ہوتا
ہوں۔ تم کا اعلان موجودہ بے چاہو بعد از
پڑھنیں۔ تم خود محتاج تھے۔ اعلان

یا غیروں سے استصواب کیے بغیر اقدام سے
کئے ہوئے ملک پر بیٹھ کر نقارہ عقلمند ٹھونک دیا
کام تھا۔ نہ دیر رہے نہ تم۔
تمہارا یہ قول بھی خوش فہمی پر مبنی ہو گا۔
"اگر وہ کیسے اسلام پسند افغان ملک پھر
اپنے ہاتھوں میں مشرقی قبائل سے
درست تھے۔ پیکار پر جو کرنا چاہا۔ تقاضا
اور کابل کی رعایا کی
آبادی کی میری مدد پر
متفق ہوئی۔ یہ جماعت
جتنی بچہ سقہ کی مدد کو نکا
ساتھ ہی ہے باپ دادا کے
نمک حرام ملازموں نے
دیا تھا جو ہزارہ کے
قریب ہو گئے۔ میں سمجھا
کہ ان ملازموں کا جو مجھے
آگے اور شاید اطاعت
کرتے رہے۔ میری انکی بگڑ
اور معاملہ دگرگوں پایا۔
خیال کرتا تھا کہ حریف
کے مقابل میں وقت پر
میری حمایت میں حریف پر
وفادار قبیلے گردیاں اپنے خلاف
بغاوت کا مقدر بنانا کیا اور
میں قلات کی طرف کوچ
کرنے پر مجبور ہوا جیسا کہ
چاہا کہ ایک ولی نے
پیچ کھیلو" بلا لا افغانستان



"ذرا جھوٹ کا تیر نیا ہے تو مشق دیا ہے"
اب جا سکتا ہو بیٹھ کر کچھ دیر کے نانے آئی تھی؟"

دھرے رہ گئے۔
تم کہتے ہو کہ۔
"قتل و غضب روکنے کی غرض
سے میں اپنے بھائی سردار عنایت اللہ
کو تخت پر بٹھایا اور خود قندھار چلا
گیا۔ کہ بھائی کو کچھ پھر بناؤں"
یہ بھی نقش بر آب بنا۔ ہے کم نہیں۔

بغاوت کے اصلی اسباب کا اظہار نہیں کیا
اور دل میں یہ سمجھ کر تو نیا مجھے راضی ہوگی۔
اس منطق کے مدعی تھے اس رموز فہمی کے
زبان پکڑنے سے نجاست دور نہ کی جائے تو
ہر جو خط دینے پر بھی پاک نہیں ہو سکتا۔
کسی قوم سے پوچھا ہوتا۔
تم نے بھی اپنی طرح جی کا ادارہ کرو۔

بیوپاری خوب خوب زبان اندر سے جہاں صرف ضبط ہے
وہاں کو سوسا مقابلہ میں پچھڑ پریس کا
راہ [illegible] کو دیکھنے کو منظر سے
سامنا ہوا ہی نہیں جو کچھ [illegible] دیا۔
ایک تیلی نے [illegible] تو دیر [illegible] سے
دیکھتی ہی بھاگ کھڑا ہوا تھا نیز یہ خود
اور [illegible] بہت ہے

اگلے ہی دن کام [illegible] بھاگ آئے تھے
زمین قوم کی [illegible] بے تحقیق بھاگ
جانے کے لیے بیچ کی تھیں۔ حالانکہ [illegible] کو
فوج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ فوج طرف جانے
کے لیے ہوتی ہے۔ [illegible] کی غرض سے
نہیں ہوتی۔ [illegible] صرف ایک ہے
میں تمہاری فوج کہاں سے لگا اور خونریزی
کس کا نام ہو جو شخص خون دیکھ کے غش
کھا جائے وہ خونخواری کا [illegible] نہیں کر سکتا ...
خونریزی سے [illegible] کر تلوار کے گھاٹ
اتار دینے کے لیے میدان میں کیوں لائے ہو۔ [illegible]
ملک [illegible] تو دوسروں کی طاقت کا سہارا سے
[illegible] ضرورت ہی کیا تھی۔ [illegible] کا ایسا
[illegible] سے کبھی نہیں گزرا خونخوار
کے مقابلہ میں [illegible] ظاہر ہے۔ اگر تمہارا حریف
[illegible] کا [illegible] ہے اور تم [illegible] دیا
[illegible] شخص [illegible] اپنے زبان کے خلاف
[illegible] تمہاری [illegible] زبردستی [illegible]
[illegible] کی دلیل ہے۔ [illegible] نہیں
جو تمہارے [illegible] اور [illegible] کی
چادر اوڑھانے سے

ما غ عشق ہماری ہی چاہئے زنجیر [illegible]
کراین [illegible] رخ تاباں کی جیت

جب [illegible] تو [illegible] زبردستی [illegible] تیس مار خان
کی [illegible] آئی تھی۔
ایک صاحب تھے زبردست [illegible] کے سامنے
ہمیشہ [illegible] کر کے [illegible] سے
سامنے بیان کر دیا [illegible] ہو کر [illegible] کا نے

رخصت ہو جاتے ہے۔ میاں [illegible] جناب گھر [illegible]
[illegible] سامنے رنگین [illegible] اور [illegible] تین
[illegible] شاگرد کے [illegible] میں [illegible]
[illegible] کمیاں [illegible]۔ اور یہاں سے [illegible] کر
حکم [illegible] تیس مار خان کہا کر [illegible] سے ہی
[illegible] بی بی [illegible]۔ یہ تیس مار خان
مشہور ہو گئے۔ علاوہ [illegible] تیس مار خان کہنے لگے
[illegible] کے ڈنڈے جلا [illegible]
تیس مار خان کی رعب [illegible] جنگل چلا ہی سکے
[illegible] تھی [illegible] نہیں [illegible] نام [illegible] چھوڑ
دیا۔ اتفاق کی بات کہ شہر میں ایک جنگلی شیر
آ نکلا اور [illegible] بہت سے آدمی مار ڈالے [illegible]
[illegible] کسی طرح [illegible] بادشاہ
نے کسی نے کہا [illegible] حضرت فلاں محلے
میں تیس مار خان رہتے ہیں۔ بڑے بہادر ہیں
[illegible] کے [illegible] شیر کا
[illegible] ہوتا ہے۔ بادشاہ نے سواری بھیج
خان صاحب کو بلوایا۔ تعظیم کے ساتھ پاس
بٹھایا شیر کا حال کہا اور خلعت دے کے رخصت
کیا۔ خان صاحب [illegible] آ گئے۔ [illegible]
جنگل گئے [illegible] مارنا کتنی بڑی بات ہے۔ [illegible]
[illegible] لیکن گھر آتے ہی بی بی پر
[illegible] تیس مار خان
تیس مار خان [illegible] اب [illegible]
[illegible] ہم تیس مار خان ہیں [illegible] آج
بادشاہ نے شیر کے مقابلے پر بھیجا ہے۔ [illegible]
ایک طمانچہ لگائے گا [illegible] تیس مار خان [illegible]
ہو جائیگا۔ [illegible] تھا؟
حکم [illegible] بی بی [illegible] ہو گئی۔
بی بی نے کہا تو پھر اس شہر سے نکل چلو [illegible]
رات [illegible] مشغول
تھا [illegible] خلعت و انعام کی رقم سے
خان صاحب نے ایک گھوڑا خرید لیا [illegible] آدھی
رات کو یہاں سے کسی طرف اسباب لاد کے
نکل جائیں گے [illegible] گھوڑا [illegible] تھی۔

[illegible] تھا۔ اور آدھی رات تک [illegible]
بی بی نے کہا اب [illegible] کی تیاری کرو۔ خان صاحب
[illegible] میں آئے۔ [illegible] گھوڑی [illegible]
[illegible] کی [illegible] سے [illegible] کہا
[illegible] بی بی نے کہا باہر جنگل کے
ڈھونڈ [illegible] نہیں ہوگا۔ [illegible] سے
[illegible] خان صاحب باہر
نکلے۔ اندھیرے میں [illegible] ڈھونڈنے لگے تھوڑی
دور پر [illegible] جھاڑی تھی بجلی کی چمک میں
انھوں نے جھاڑی میں ایک [illegible] دیکھا
[illegible] شیر [illegible] ہے۔ [illegible] بجلی
کی چمک سے پناہ لینے کے لیے شیر جھاڑی میں
آرام کر رہا تھا [illegible] حوادث جو شخص
میں آتے ہیں [illegible] بنا دیتے ہیں۔ شیر کا
پیٹ بھرا ہوا [illegible]
[illegible] بہت سست [illegible] تھا
[illegible] شیر کے
[illegible] کان پکڑے [illegible]
میں [illegible] گھر کے آنگن میں [illegible]
میں آ گیا تھا [illegible] نہیں۔ خان صاحب نے
موٹی موٹی رسیوں سے [illegible] کے درخت میں
[illegible] خوب جکڑا [illegible]
خان صاحب [illegible] آدمی [illegible] پھر جلال آ گیا۔
[illegible]
[illegible] فرق [illegible]
[illegible]
کی [illegible] خان صاحب کو [illegible] کی
ضرورت [illegible]
بی بی [illegible]
[illegible] بی بی [illegible] اس [illegible]
[illegible] میاں کو [illegible]
[illegible] بی بی کو [illegible]
[illegible] خان صاحب نے [illegible]
[illegible] بی بی نے تسلی دی اور کہا [illegible]
میں [illegible] اندر [illegible] صبح کو

[illegible] چھاپہ [illegible] مطبع [illegible] لکھنؤ [illegible]

میں آئے بادنگی۔ ہم ہی سرکاری پیادے خانصاحب کی جھونپڑی پر آئے۔ وہاں آدمی کے جھگڑے میں گر گیا تھا۔ جاسن کے فرشتے میں شہر بند ہو گیا اور دیکھ کے بیچارے بدحواس ہو گئے۔ خانصاحب کی جلاوت کا گھر پوچھا۔ آواز دی "اجی خانصاحب باہر تشریف لائیے۔" بی بی نے خان صاحب سے کہا "ذرا تھوڑی دیر کے لیے آ رہو۔ جن جیساؤ" خان صاحب کی عقل جاتی رہی۔ ہکلا کے بولے "کون ہے۔ ابھی سویرے سویرے آرام میں خلل ڈالتا ہے" جواب ملا "ہم ہیں سرکاری پیادے۔"

خانصاحب "ارے کیا دل لگی ہو رہی ہے آئے وہاں سے سرکاری پیادے بن کے۔ کچھ شامت آئی ہے؟ ماشاء اللہ خان کے نام کا خیال نہ ہوتا تو ابھی تم سب کا بھیجا ٹکڑوں کے رستے جا رہتا۔ سورج میں گرگیا تب پھر لے۔ بادشاہ سلامت سے عرض کرو جنگلی کتا زندہ میرے گھر میں موجود ہے کم بخت میری صورت سے اتنا ڈر گیا ہے کہ اگر ذرا سا اشارہ ہو تو دم کی نکل جائیگا۔ میں پکڑ لایا ہوں۔ بہادروں کو حکم دیا جائے کہ وہ اسے زنجیروں میں جکڑ کے لے جائیں۔ ورنہ باہر نکل کر ایک غریب جانور کی جان ہلاک ہو گی۔ خونریزی کی خیر نہیں" عرض پیادے نے خان صاحب کے ملفوظات سے بادشاہ کو اطلاع دی۔ جلتی کمیلیوں اور بھاروں کے گھیرے میں شیر بادشاہ کے سامنے پیش ہوا۔ جب شیر کٹہرے میں بند ہو گیا تو خان صاحب پہنچے اور آداب بجا لانے کے بعد زرہ کر کے تیوروں سے کہنے لگے "خداوندا! غلام سپاہی ہے ڈرپوک نہیں جو کنگرے کی جگہ رہے۔ غلام کی بہادری اسوقت ثابت ہو گی جب خداوند اسے کسی غنیم پر حملہ کرے۔ تو سپاہ تمام تیس بار خان ہوتے تھا غنیم کی فوج گھوڑ کسے نہ سکھائے"

بادشاہ "ہاں بیشک تم بہادر ہو تمہارا کیا کہنا۔ ہمیں تمہاری ذات پر فخر ہے"

خان صاحب "تو ایک کام کیجیے۔ لشکر آج سے موقوف۔ مفت خواہ رعایا کی گردن پر ابھی تنخواہوں کا بوجھ ڈالنے کی ضرورت کیا ہے"

بادشاہ "بے شک بے مروت"

ہفتہ عشرہ بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ شاہی فیلخانے کا ایک ہاتھی مست ہو گیا۔ جنگل اجاڑ بازاروں میں بجلیاں چمکتی ہوئی۔ جب بابا ابھی تک میں دریا کے اور تھا یا اور بجلی کی طرح وے اسکا خلقت میں بھگدڑ پڑ گئی۔ خانصاحب طلال شکلات تھے فیل شکاری کا حکم انہیں حکم تقدیر کی بیسوا سمجھ سے گھر میں آئے۔ اور بیوی سے کہا "خدا آفت سے بچائے اب کے میں بہادر بنا تھا کیوں مجھے بچے دیا تھا۔ اب کیا ہوگا۔ اے لے ہاتھی مردود پاؤں تلے روند ڈالیگا بیان سر ہو جائیگی"

خانصاحب "ہو گیا کیا۔ کچھ نہیں۔ بھاگ چلو اس شہر سے گھر بار چھوڑ دو"

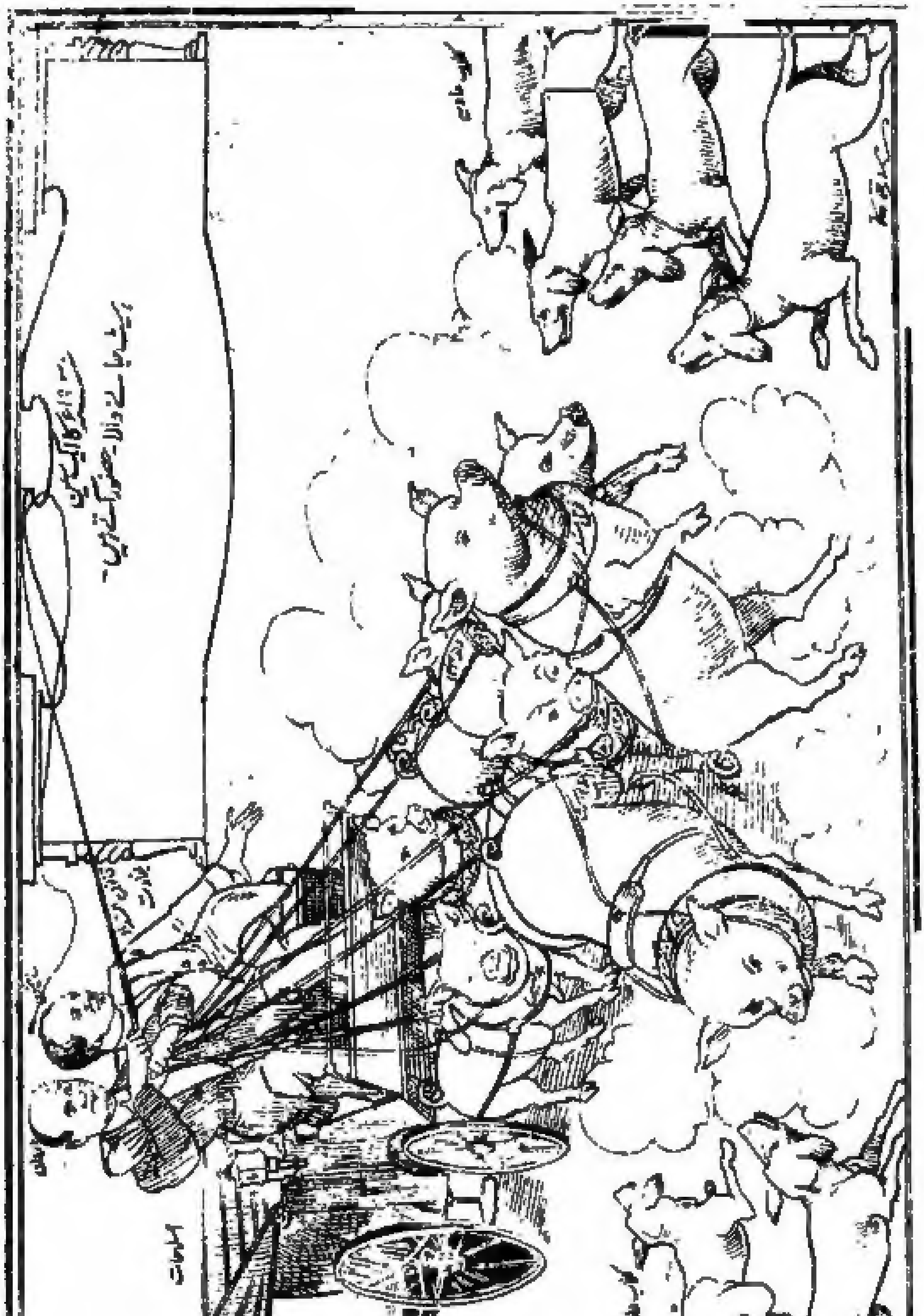
خان صاحب پھر گھر لالا کے آدھی رات کر کے اور قیمتی مال گدھے پر لادا خود پیچھے ایک کر چھپا یا۔ بولا بھیا اپنا تیر امام۔ سوتا شہسوار بانکا بانکے پہرہ دار کی رحمت ان دوسی ویرانے میں پہونچا یہاں ہاتھی جھوم رہا تھا۔ ہاتھی دور سے نظر آیا۔ خانصاحب کی جان نکل گئی "بی بی۔ ہاتھی" بی بی اور میاں دونوں جیوں تیوں ایک اونچے درخت پر چڑھ گئے۔ ہاتھی نے آدمی کی بو پائی۔ جھپٹا اور درخت میں ٹکریں لگانے لگا۔ وہ چار لٹکے بچا دولے خانم کے ہاتھ میں نکلا تھا۔ ہاتھی نے اسکی طرف سونڈ بڑھائی تھی تنتا کھلا تھا۔ خانم نے کلا سونڈ کے سوراخ میں گرا دیا۔ کلا شہاب ثاقب کی طرح سونڈ کے آخری حصہ میں گرا اور زخم گوشت میں پیوست ہو گیا۔ سونڈ ہاتھی کی جان ہے۔ بچارہ زمین پر

گرنے لگا تو شاید سر ہو گیا پڑا گر کے ٹھنڈا تھا ڈھلا۔ صبح کو ایک کالا پہاڑ درخت کی جڑ پر ڈھیر تھا۔ بی بی کے یقین دلانے سے کہ ہاتھی چل بسا خان صاحب اترے ڈرتے ڈرتے چھوا۔ مرنے کا یقین ہوا۔ ارادہ بدلا۔ گھر چلے۔ چلتے وقت ہاتھی کے کان کاٹ کر گھر سیدھا کے دربار کی راہ لی۔ بادشاہ کے سامنے کان ڈال دیئے "یہ حضور ہاتھی کے کان حاضر ہیں۔ کمبخت بھر لیا تھا۔ ہاں خدا کی شان ایک گھونسا جو کھینچ مارا تو وہیں ڈھیر ہو گیا۔ میاں ہاتھی صاحب وہیں لمبے لیٹ گئے"

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

خان صاحب کی دھاک بیٹھ گئی۔ شہر بھر کے بچے بچے نام کے قصیدے جاتے۔ کچھ دنوں بعد قسمت کی بے طرح رنگ لائی۔ خان صاحب کی جان پر آفت آئی۔ اسی وقت کا پاس پڑوس کی سلطنتوں کو انتظار تھا۔ ایک غنیم اس بادشاہ پر حملہ آور ہوا۔ شہر پناہ کی گھڑی میں بادشاہ سلامت پہنچے خانصاحب طلب کیے گئے۔ غنیم اور فوج کا نام سنتے ہی فتح و شکست کے تصفیہ ہونے لگا۔ "فرار" کا تجربہ تو بھلا کہیں فراموش ہوتا ہے۔ کہنے لگے "حضور والا یہ فوج کیا ازل ہے وہ ایک معقول دو تلوار چلنے نہ پائیگی غلام کو ایک تیز رو ہوا دار کا رہے سرکار سے عنایت ہو" مقصد یہ تھا کہ گھوڑا مل گیا تو بھاگ کے حضور کی ایسی تیسی ہو گزر ہو جائیگا۔ ہاتھ لگا تو جان ہو جائیگا قرار دیا۔ سپاہ بندے کی گرد بھی دکھائی نہ دیگی۔ حکم ہوا کہ خاصے کے اصطبل سے جو گھوڑا خان صاحب پسند فرمائیں وہ کھول دو۔ خان صاحب کی نظر انتخاب ایک گھوڑے پر پڑی۔ گھوڑا خوب طاقتور تھا۔ زمین پر ٹانگوں سے کھڑا تھا اور اسکا ایک پاؤں ہمیشہ زمین سے اور تھا رہتا ہی

پیغام



لکھنؤ کی نفیس زردوزی اور کامدانی کے کام مستورات کے کپڑے پسند ہوں تو حافظ میاں محمد رفیع صاحب پاٹا نالہ لکھنؤ کو آرڈر دیں۔


ز غارت چمنت بر بہار منت است — کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
کارخانہ منزل علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطر میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

خان صاحب بھی کرنگوا اگر رہا ہو - ابھی پرچھے کے دیتی طرف بلیم زر سوار دیکھ کے خیال کرتا کہ کوئی دھوکا ہے - وہیں جانا کچھ بھی دیکھا - غرض خان صاحب نے خان پر سواری کا شوق دشمن گرز کے تھے پھرے - کان کھڑے ہوئے تڑپا - وہاں دار کمال جھرجھرائی - خانصاحب کا دم سوکھ گیا - سانپ کے بیچھے دیکھا کیا ہوا - اسی نے پھر کی دو سلیں اٹھاؤ - ایک پشت پر اور دوسری میرے سینے پر رکھو - سائیس نے حکم کی تعمیل کی - خانصاحب خود کی جگہ ایک بڑا سا درخت کا کڑا ہاؤ سر پر اور رکھا یا اور وہ عرار دے کے غول جڑ سے ٹانگیں گرز کے پیٹ میں کسا ایں گز گرز پڑیں اور فرمایا کہ کھول دو - گاڑی چھپایا - تو یہ گرز کے راستے میں جو ہوا بھری تو بھاگا - شہر پناہ کے دروازوں کو بیچے رہا پر وہ اگلی ٹل بکی تھی - دو حضرت نے تیس مار خان کے پیچھے ہی پھاٹک کھول دیا - اب کھلا میدان - گرز گھوڑے سے بھی نے اگرچہ خانصاحب گرز کی پشت میں جڑے اور جکڑے ہوئے تھے گر تیزی سے کبھی سابقہ نہ پڑا تھا - راستے میں دو درخت لگے تھے بیشک تھا ، مر کے پیٹ جانے کا ارادہ کیا - زندگی جڑ تھاری سلطنت سے زیادہ پیاری ہوتی ہے - درخت جڑ سے اکھڑ گیا - کیا سنی کہ گرخان صاحب سواری کی پشت میں زنجیروں سے جکڑے ہوئے نہ ہوتے تو گر پڑتے - درخت گرز کے جھٹکوں کی تاب نہ لا سکا - میدان تھا کہ گیتا ہی ادھر چل رہا تھا - درخت کی جڑ اور تیوں نے جھاڑ جوری تو گرد کا ایک تنق بلند ہوا - وہ بھاگا رہتا تھا غنیم کی فوج آرام سے ٹہل تھی دیہاں سے مانند کے گرز تو گھوڑے نکلا - وہ فوہ - یہ کیا بلا ہے - کوئی دیو ہے - تیس بار دکا ہیرہ ہے - خدایا تیری پناہ - غنیم کو خبر ہوئی کہ حریف کی طرف سے ایک بلائے

سیاہ جس کا دھڑ ہے دیار گنبد گھیرا بڑا کالا کالا سر نکالے دیکھا ہوا اور بڑا سا درخت اوس کے ساتھ تھی ہے سامان اسی طرف چلی آتی ہے - معلوم ہوتا دکان کی بلاے سیاہ کے بھروسے پر حریف نے لیٹ بغاوت کر دی تھی - ہائے بھاگو خدا کے بھائی اب تو سب بھاگو - بھاگڑ ہی بھاگ پڑ گئی - لو ہے کے وار بابلے کئے - جس کا جدھر سینگ سمایا تو اٹھایا اور بھاگ نکلا - کہ مال جاے نیرکا - جان ہے تو جہان ہے - بھگدڑ پڑی - اودھر ہمارے تیس مار خان اپنے قابو میں نہ تھے - گرز جال کی ہوا کا اشتیاق تھا وہ تو بیٹھ شوق میں بھرا ہوا تھا گر غنیم کی فوج بھی کہ تعاقب ہو رہا ہے - جس کو جس طرف سے بلا ارادہ تعاقب جاری رہا - بھاگنے والوں کی سمجھ بالکل بھول گئیں - گر جان بڑی چیز ہے - آخر سب تتر بتر ہو شام گریبان گرز خیا ماندہ ہوے رفتار سست پڑی ایک درخت کے سایہ میں ٹھہرے - گرز کا کھر بیچ لگانے کے لئے بار شاہی سوار بھی پیچھے پیچھے آرہے تھے دو چار گھنٹوں کے بعد وہ میدان جنگ سے گزرے تو دیکھا وہ غنیم کے لشکر کا نشان ہی نہیں - لیسوا لی الدار - مقام کا نقشہ آتا اور اب جس بار خان صاحب کی تلاش ہوئی بھر نے بغیر خونریزی کے آخر لڑکا سر کی تھی - طلبہ مبارک معلوم تھا چل گیا - جلدی جلدی رسیاں کاٹیں سینہ و پشت کی سلیں جدا کیں سر سے گرد جھاڑ دی - خان صاحب نیچے کانپتے نیم جان پشت زین سے روے زمین پر تشریف لائے - گر خدا وہ نے جکڑا کیا یا اللہ پھر سے سلیں کیوں کر سے

وہ کام کیا کہنے جو رستم سے نہ ہوگا

خان صاحب :- ایسے کیا ہم جیت گئے - بالا بالا بالا - تم ہمارے بادشاہ کے ملازم ہو؟

گو شکستہ :- ہاں حضور ہی کے تابعدار ہیں بلیم سوزوار تیا - اب حضور بیٹھ چلیں اس جھگڑوں کا بھیا حسین کرتے - قتل منظم نشان ہیں ایسی ؟

خانصاحب :- ڈھن گئے اچھا دیا اپنے بادشاہ سے میں اب نوکری نہیں کروں گا غضب خدا کا ناکام دوڑا کر مجھے بیا مد بیگانہ کر کے چھوڑ دست دیا شکستہ آدمیوں کے مقابلے میں بھیجا عمر بھر آرام ہے - بس بچا لی اور ہزار نعمت کھائی -

سنت خوشامد سے خانصاحب واپس ہوے - جیسے اوس کے دن پھرے ویسے کہتے سننے کے پھریں آمین -

الغرض تیس مار خان کا افسانہ اگر دلچسپ نہیں ہے تو اچھا ہے مقصود ہے کوئی ذی عقل اس قسم کے اتفاقات کی امید خام پر تک و دو نہیں کر سکتا -

تھارا یہ کہنا کہ میری شکست نے ملک کو خواب غفلت سے بیدار کر دیا ہے - بجا ہے میں تخت و تاج سے محروم ہوا تو ہوا جو اصلاحات ہے تیر بہدف ہیں کشت و خون کے بعد اون پر اہل ملک ضرور غور کرینگے اگرچہ صحیح ہے لیکن وہ وقت بہت دور ہے - انگریزوں کو ہندوستان میں آئے صد ہا سال گزر گئے - باوجود مہذب قوم ہونے کے اہل ہند ابھی تک نیلا کالا آدمی ہیں اچھا اگر تھارا دل اس خیال سے مطمئن ہو جائے تو ہندوؤں کو سر تسلیم خم کر دینے میں کوئی عذر نہیں -

والسلام راقم

خیرخواہ خلق مشفق ارادتمند

اعلان

شائع شدہ نمبروں پر جو تاریخ اشاعت ہے وہ تاریخ سلسلہ ہے تاریخ اشاعت نہیں اور صحیح تاریخ تو مختار کے عرض میں مبتلا ہو کے ضعیف ہو گئی اب جس روز پرچہ پہونچے وہی تاریخ اشاعت سمجھئے - والسلام

منیجر

گلزار داغ عالیجناب نواب فصیح الملک داغ دہلوی کا مجموعہ دیوان مع قصائد ملنے کا پتہ منیجر جنرل بکڈپو یامانار لکھنؤ

مولانا [illegible] کی نوٹ بک

اللہ میاں کا نیا [illegible] [illegible] قادیان کا اخبار [illegible] ۔ اس میں بعض نہایت دلچسپ باتیں درج ہیں اور [illegible] کی زبانی درج ہیں۔ مثلاً یہ کہ حضرت خلیفۃ [illegible] قادیان کتاب [illegible] میں اپنے متعلق "تحریر فرماتے ہیں کہ"

[illegible] ایک بات دیکھی تھی [illegible] آج کل میں [illegible] تھا اس وقت [illegible] خدا تعالیٰ ہی ہے اس سے [illegible] کی اور [illegible] ایسی حالت تھی کہ [illegible] زمین پر لیٹ گیا اور [illegible] باپ [illegible] ہی [illegible] پر سوگیا تو دیکھا کہ خدا کی نصرت اور مدد کی صفت جوش میں آئی اور عورت کی شکل میں متشکل ہو کر زمین پر اتری۔ ایک عورت تھی [illegible] سوٹی [illegible] اور کہا [illegible] عورت سے سوٹی چھین [illegible] سوٹی خود پکڑ لی اور مجھے مارنے لگی اور [illegible] کہا "[illegible]" [illegible] [illegible] سوٹی [illegible] چھوڑ دیا اور [illegible] مارتی نہیں جب [illegible] سو رہا [illegible] چارپائی پر [illegible]

آپ جانتے ہیں [illegible] سے سوٹا [illegible] خواب ہے [illegible]

مسلمانوں کے خدا کے بارے میں ہم یہ سنتے آئے ہیں کہ اس کی صفات میں ذات میں وہ مجسم نہیں ہو سکتا تھا و [illegible] بھی تجسم کی عاجزی سے بری ہیں۔ یہ خیال عیسائیوں کا ہے کہ اللہ میاں کی صفات مجسم ہو کر عجیب معاملات کر سکتے ہیں۔ تثلیث کی چال کی [illegible] اصول پر [illegible] گئی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ میاں صاحب "نصرت کی صفت" [illegible] کے پچھلی رات کو ہمارے بندوں کے ذیل میں سوٹیاں چھوڑتی اور خود بھی جھومتی ہے۔ ایک بات۔ دوسری بات یہ کہ آسمان پر بھی آ کر وہ غلطی کر جاتی اور سوٹی مارتی نہیں جاتی۔ [illegible] جاتی ہے۔ [illegible] "دیکھا جب" کا ذکر ہو اور "[illegible]" کا قبول بھی۔ [illegible] نصرت [illegible] آسمان کی رہنے والی ہے اگر وہ غلط [illegible] تو مجبوری ہے۔ ان کے قول میں "[illegible]" کے ساتھ "سو رہا ہو" [illegible] آخر حضرت خلیفہ صاحب تو ہندوستانی ہیں [illegible] جانتے اور [illegible] ان [illegible] زبانی [illegible] نے "[illegible] سوٹی چھوڑ دیا" فرمانے لگے۔ کیا سوٹی مذکر ہے۔ [illegible] بھی دریافت طلب ہے کہ [illegible] کس مرض کا علاج ہے۔ [illegible] کا خلیفہ [illegible] مرض کا نام بھی بتا دیتا تو [illegible] یہ بیچاری [illegible] خوبصورت عورت کو

سوٹیاں [illegible] [illegible] وہ [illegible] تک سوٹیاں [illegible] پیار [illegible] "[illegible] مارنے" کے ساتھ [illegible] دیا۔ کیا معنی کہ جن کے ذیل میں سوٹی چھوٹی ہے وہ سوتا ہے یا روتا ہے؟

بھوتنی کی چال

ہمارے لارڈ ارون بھی عجیب [illegible] ہیں۔ ہندوستان میں بالشوزم پھیلنے اور ہندوستانیوں کے دماغ میں سیاسی [illegible] پھر [illegible] کا بھی خیال ہے [illegible] ہندوستانیوں کو [illegible] سمجھتے ہیں کہ [illegible] کونسلوں کی [illegible] [illegible] ہندوستانیوں کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] پنجاب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

یورپین [illegible] انجن [illegible]

اگر آپکو یورپین سٹیم انجن درکار ہو تو آپ [illegible] [illegible]۔ لیسی اینڈ سنز سوداگران مشینری ریلوے روڈ لاہور سے خرید کریں یہ عمدہ انجن آپ کو سستی قیمت پر ملے گا۔

سوزاک کا فوری علاج

گونور

[illegible] [illegible] ملنے کا پتہ: گونور کمپنی [illegible] نمبر [illegible] لاہور

فتنہ [illegible] ایک [illegible] مولانا [illegible] [illegible]

شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!!

سینہ بند کی بجلی کی بہار [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

دمہ کھانسی کی اکسیر دوا اگر آپ دمہ ... [illegible] ... دام پانچ روپیہ (للعہ)

سفید بال جڑسے کالا

اگر آپ کے سفید بال ... [illegible] ... کالا ... [illegible] ... آزما کر لیں۔

کالا کے گرا [illegible] پانچ روپیہ

غنی بواسیر [illegible] پانچ روپیہ

بجلی کی گولی [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

طاقت کی دوا [illegible] دام پانچ روپیہ (للعہ)

پتہ: جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی مری ۔ وُو بھنگہ ۲۶

آپکے معدہ کی تکلیف تبھی تک ہے

[illegible]

ویدفاشتری جام نگر کا شیاواڑ

ایجنٹ ... [illegible] ... لکھنؤ

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کریں گے

[illegible]



بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

[illegible]

داد کو جڑسے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

داد گج کیسری [illegible]

ملنے کا پتہ: سکہ سنچارک کمپنی متھرا یو۔پی

طلسم اودھ ۱۹۲۸-۲۹ ... [illegible]

[illegible] ... لکھنؤ

پیشنگوئی … آخر زمان نزول عیسیٰ علیہ السلام

کوک شاستر

گنجینہ عملیات